Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۶ رمضان ۱۳۹۸ھ ۲۲ ظہور ۱۳۵۷ہش ۲۲ اگست ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۹۲

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریمؐ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھیں

سچا ایمان یہی ہے کہ امر اور نہی دونوں میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کی جائے

ارشادِ باری تعالیٰ

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْعَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ (البقرہ ۱۸۶)

ترجمہ:۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ۔ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر پر تھے کہ آپؐ نے ایک اژدہام دیکھا جس میں ایک شخص پر لوگ سایہ کئے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضور اقدسؑ سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ "قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ....."

"سفر میں تکلیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۹۲، صـ ۲۹۳)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ اگست۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے البتہ سر درد کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مسجد مبارک ربوہ میں قرآن کریم کے درس کا جو دور ہو رہا ہے وہ پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر بوجہ علالت صرف ایک دن درس دے سکے اس کے بعد ان کی جگہ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب صادق بنگالی نے سورۃ یوسف تک درس دیا۔ بعد ازاں مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے سورۃ رعد سے کہف تک تین دن درس دیا۔ آج مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد سورۃ مریم کا درس شروع کریں گے۔ انشاء اللہ

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (محقق عیسائیت) گردہ و مثانہ میں تکلیف کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور (میر جیکل کمرہ نمبر ۱۶) میں داخل ہیں احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبدالقادر۔ لاہور)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے دین کی عظمت کے قیام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جس جوش اور ولولہ سے وعدے لکھوائے تھے ایسی جوش اور اخلاص کے ساتھ اب ادائیگی بھی فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بے انتہاء برکت دے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوٹن برگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس اور اخبارات میں اس کا تفصیلی ذکر!

وہاں کے سب سے بااثر اخبار روزنامہ "آربیتت" میں شائع ہونے والی خبر کا بامحاورہ اُردو ترجمہ

جیسا کہ قارئین کرام کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے مرسلہ کیبل گراموں سے یہ علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم سے ۳۱ر جولائی ۱۹۷۸ء کی شام کو گوٹن برگ پہنچے تھے۔ یکم اگست بروز منگل حضور ایدہ اللہ نے احمدیہ مشن ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں سویڈن کے قومی اخبارات نیز قومی اور مقامی ریڈیو کے نمائندوں نے شرکت کی۔ حضور کی اس پریس کانفرنس کی رپورٹ سویڈن کے اخبارات میں بہت نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ اخبارات نے حضور ایدہ اللہ کے بڑے سائز کے متعدد فوٹو درج کرنے کے علاوہ حقانیتِ اسلام سے متعلق حضور کے ارشادات کو شہ سرخیوں کے تحت جلی حروف میں بہت نمایاں طور پر شائع کیا۔ ذیل میں ہم وہاں کے سب سے زیادہ بااثر اخبار روزنامہ ARBETET میں شائع ہونے والی خبر کی تفصیل اور اس کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ اِس اخبار کا تراشہ مبلغ سویڈن مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد ناصر گوٹن برگ نے خبر کے لفظی ترجمہ کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں ارسال فرمایا ہے اس کا بامحاورہ ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے ——(ادارہ)

سویڈش زبان کے روزنامہ "آربیتت" نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کو جس اہتمام سے شائع کیا اس کا اندازہ اِس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی ۲؍ اگست کی اشاعت میں صفحہ اوّل پر تعارف کے رنگ میں حضور ایدہ اللہ کا ½ ۸ انچ لمبا اور ۵ انچ چوڑا ایک بہت بڑا فوٹو شائع کیا جس میں حضور کو مسجد ناصر گوٹن برگ کے سامنے کھڑے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اِس فوٹو پر اخبار مذکور نے یہ چار کالمی جلی عنوان لگایا:-

"KAMPANJ för KORANEN"

یعنی —"اشاعتِ قرآن کی مہم"

بڑے سائز کے اِس نہایت ہی روشن اور پُرشکوہ فوٹو کے پہلو میں اس نے ایک علیحدہ کالم میں جلی حروف میں بطور تعارف یہ عبارت درج کی:-

"گوٹن برگ —— صرف خدا تعالیٰ ہی انسانیت کو درپیش مسائل حل کر سکتا ہے۔ اِس ضمن میں تمام انسانی کوششیں ناکام ہو چکی ہیں —— یہ ہیں وہ الفاظ جو جماعت احمدیہ کے رُوحانی سربراہ اعلیٰ حضرت مرزا ناصر احمد نے منگل (یکم اگست) کے روز مسجد ناصر گوٹن برگ میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے فرمائے۔ قرآن مجید کی اشاعت کے لئے حضرت مرزا ناصر احمد نے عالمی سطح پر ایک مؤثر مہم چلا رکھی ہے۔ اس مہم کے تحت قرآن کا دنیا کی تمام زبانوں میں ترجمہ کر کے ہر ملک اور ہر قوم میں پھیلایا جائے گا۔ حضرت مرزا ناصر احمد نے اپنے بیان میں یہ بھی فرمایا کہ انسانیت کی ہر نسل کے مسائل کا حل قرآن میں موجود ہے۔

(تفصیلی خبر صفحہ ۱۲ پر)"

اخبار مذکور نے بڑے سائز کے اِس سہ کالمی فوٹو اور اس سے ملحق یک کالمی اِس نوٹ کو باہم ملانے کے لئے انہیں ایک چار کالمی رنگین حاشیہ سے مزین کیا۔

اندر کے صفحہ پر اخبار مذکور نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی سہ کالمی جلی عنوانات کے تحت جو خبر شائع کی اُسے بھی اس نے حضور ایدہ اللہ کے (½ ۸" لمبے اور ½ ۴" چوڑے) ایک بہت نمایاں اور روشن فوٹو سے مزین کیا۔ اس فوٹو میں حضور کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اخبار میں شائع ہونے والی خبر کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

سہ کالمی عنوانات:-

"مسلمان خلیفہ گوٹن برگ میں"

"اہل سویڈن کی رُوحانی اقدار میں تنزل کے آثار"

خبر کا متن:-

"گوٹن برگ۔ سویڈش لوگ اگرچہ سخت محنتی انسان ہیں تاہم ان کی روحانی اور اخلاقی اقدار دن بدن انحطاط پذیر ہوتی جا رہی ہیں —— یہ بات گزشتہ منگل (یکم اگست ۱۹۷۸ء) کے روز ایک کروڑ احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد نے مسجد ناصر گوٹن برگ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمائی۔

گوٹن برگ میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی آسمانی کتاب قرآن مجید کی عالمی پیمانہ پر اشاعت کی مہم کو تیز سے تیز تر کیا جائے۔ اِس جماعت نے قرآن مجید کا دنیا بھر میں بولی جانے والی تمام زبانوں میں تراجم شائع کرنے اور انہیں دنیا میں پھیلانے کا عزم کر رکھا ہے۔

ایک سوال کے جواب آپ نے فرمایا میرا پیغام یہی ہے کہ اس وقت انسانیت کو جو مسائل درپیش ہیں ان کا اصل اور حقیقی حل صرف اللہ تعالےٰ ہی عطا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان مسائل کو حل کرنے کی آج تک جتنی انسانی کوششیں بھی کی گئیں وہ ایک ایک کر کے سب ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔

آپ نے فرمایا اِس زمانہ میں انسانیت کو دو بڑے مسائل درپیش ہیں۔ ان میں سے ایک مسئلہ کا تعلق دنیا کی بڑی اور چھوٹی قوموں کے مابین تعلقات کی نہج متعین کرنا ہے۔ دوسرا مسئلہ انسانی حقوق کی تعیین سے تعلق رکھتا ہے۔

آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر نسل کے مسائل کا حل بیان کر دیا ہے مزید برآں وہ نئے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کو قرآنی تعلیم کی نئی الہامی توجیہات کے ذریعہ اپنے خاص بندوں پر منکشف فرماتا رہتا ہے۔ اِس ضمن میں آپ نے واضح فرمایا کہ قرآنی ہدایات کی پُرانی تعبیریں اور تفسیریں اِس زمانہ کے نئے مسائل حل کرنے کے سلسلہ میں کافی نہیں ہیں۔ اس کے لئے نئی روشنی اور نئی رہنمائی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم (انسانوں) سے کلام کرتا ہے اور ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآنی تعلیمات کی نئی تشریحات و توضیحات منکشف فرماتا ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد نے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ اعلان فرمایا کہ ایک دن دنیا کے تمام لوگ اسلام قبول کر لیں گے۔ آپ نے اِس خیال کا اظہار فرمایا کہ ایسا آئندہ ۱۱۵ سال کے اندر اندر ہو جائے گا۔

اِس ضمن میں آپ نے واضح فرمایا کہ سوال یہ نہیں ہے کہ لوگوں سے عیسائیت ترک کروا کے انہیں مسلمان بنا لیا جائے گا بلکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک دن ساری دنیا مسلمان ہو جائے گی تو اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اسلام کی پیاری اور حسین تعلیم اپنے باطنی حُسن کی وجہ سے ایک دن ساری دنیا کے لوگوں کے دل جیت لے گی۔ اُس وقت روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کے نظریات میں انقلاب آئے بغیر نہ رہے گا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں اسلام کو غلط سمجھا گیا ہے اِسی لئے اِس بارہ میں یہاں بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسلام ہرگز جبر و تشدد کا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ تو پیار و محبت اور امن و آزادی کا علمبردار مذہب ہے۔

آپ نے خبردار فرمایا کہ اگر ہم اُس عالمگیر تباہی سے بچنا چاہتے ہیں جو کرّہ ارض پر منڈلا رہی ہے تو ہمیں انسانوں اور قوموں کے مابین حقیقی مساوات کے قیام کے لئے جد و جہد کرنی چاہیئے۔

جماعت احمدیہ اِس صدی کے اوائل میں معرضِ وجود میں آئی تھی۔ یہ ایک اصلاحی اور تبلیغی جماعت ہے۔ شمالی ہندوستان کے ایک گاؤں میں ایک فرد واحد نے اِس کی بنیاد ڈالی۔ وہ جماعت جو ایک انسان سے شروع ہوئی تھی اس کے اراکین کی تعداد اب ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے اور یہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد اپنے پیروکاروں میں "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث" (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ صیام کی پانچ بنیادی خصوصیات

مکرم شاہد تسنیم صاحب باجوہ ۔ ربوہ

ماہِ رمضان کو اسلامی سال میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ مہینہ خداتعالیٰ کی برکات کے نزول کا مہینہ ہے جس میں ایک انسان پر اس کے خدا کے اَن گنت انعام بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں۔ انسان اور خدا کے درمیان سے ہر قسم کا بُعد دور ہو جاتا ہے۔ دراصل یہی وہ موقع ہوتا ہے جب ایک انسان اگر چاہے تو با اخلاص اور باکمال ہونے کے ساتھ ساتھ بارسول اور باخدا بھی بن سکتا ہے۔

ماہِ رمضان جن بنیادی خصوصیات کا حامل ہے ان میں سے چند چیدہ چیدہ خصوصیات نذرِ قارئین ہیں:-

اوّل: خداتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بناکر اور زمین میں اپنی خلافت سے سرفراز فرمایا اس کی روحانی ترقی کے لئے چند اصول بھی وضع فرمائے چنانچہ انسان کو اخلاقی اقدار اور اس کے فرائض منصبی سے آگاہ کرنے کے لئے مختلف وقتوں میں مختلف انبیاء اپنی اپنی قوموں کے لئے مع احکامِ خداوندی کے مبعوث ہوئے۔ ان میں عباداتِ الٰہیہ کی بجاآوری ایک خاص اہمیت رکھتی ہے چنانچہ یہی وہ عباداتِ الٰہیہ ہیں جن کی کامل اور حسین ادائیگی سے ایک انسان با اخلاق اور باخدا بن جاتا ہے۔

اور آج اکمل شباب سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عباداتِ الٰہیہ نوعِ انسانی کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لئے فرض قرار دی گئیں ان میں کلمہ طیبہ (اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو بنیادی قرار دیا گیا ہے اور یہی وہ پانچ ستون کہلاتے ہیں جن پر قصرِ اسلام کی بلند و بالا اور پرشکوہ عمارت تعمیر کی گئی ہے ان پانچ عباداتِ الٰہیہ میں سے حج اور زکوٰۃ صرف مستطیع اور مالدار لوگوں پر واجب ہیں جبکہ کلمہ توحید (یعنی اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) نماز اور روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے جو خدا اور اس کے رسول کا نام لیوا ہے۔ خواہ وہ مشرق سے تعلق رکھتا ہو یا مغرب سے وابستہ، خواہ مالی طور پر خوشحال ہے یا پسماندہ، خواہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔

چنانچہ ماہِ رمضان اس لحاظ سے بہت متبرک اور مطہر مہینہ ہے کہ اس ماہِ مبارک میں جہاں خدائے لم یزل و لایزال نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو یہ فرمایا ہے کہ:-

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ ○"

(البقرہ: ۱۸۴)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض ہیں جس طرح تم سے پہلے والوں پر تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ

وہیں روزہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز کی پابندی اور کلمہ سے وابستگی کا درس بھی ملتا ہے اور اس طرح ایک مسلمان جہاں خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی کے حصول کی خاطر سحری سے افطاری تک بھوکا پیاسا رہ کر روزہ کی تکمیل کرتا ہے۔ وہیں وہ پنجوقتہ نماز کی باقاعدہ اور باجماعت ادائیگی کے ساتھ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نوافل بھی ادا کرتا ہے، ادائیگی تراویح اور تہجد گزاری بھی اس ماہ میں اس کا معمول بن جاتا ہے اور اس طرح خدا اور اس کے بندے کے درمیان سے تمام دوریاں ختم ہو جاتی ہیں اور جب ایک مردِ مسلم رو رو کر اور گڑگڑا کر اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پکارتا ہے تو وہیں خداتعالیٰ بھی اسے "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" کے الفاظ سے تسلی دینے کے لئے عرشِ بالا سے اس سے قریب، ہاں بہت قریب چلا آتا ہے اور پھر ایک مردِ مومن عشقِ الٰہی کے نتیجے الاتا ہوا دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے عشق و محبت کی سرمستیوں میں کھویا خدائے عزوجل کے اس عام اعلان پر کہ:-

"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ
یَرْشُدُوْنَ ○"

(البقرہ: ۱۸۷)

اپنے تن من دھن اور جان کی بازی لگاتا ہوا خدا کی محبت میں کبھی رکوع میں اور کبھی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے مترنم سروں میں کھو جاتا ہے تو اس کے جواب میں خدائے رحیم و کریم بھی اس کے زخمی دل پر مرہم لگانے اور عشقِ الٰہی میں تڑپتی ہوئی اس کی بے قرار روح کو سنبھالنے کے لئے اپنے جلال و جمال کی تجلیات ایک نقطہ میں سمیٹے اسے اپنی رحمت کی آغوش میں لے کر اس کی دلفارس بڑھائے اس کی طرف بڑھتا چلا آتا ہے۔ سرورِ کائنات فخرِ موجودات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:-

"مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ
وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ
حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ
یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ"

(بخاری شریف)

الغرض ایک مسلمان اس ایک ماہِ مبارک میں خداتعالیٰ کے عشق اور محبت میں بے قرار اور بے چین ہو کر عشق اور محبت کی وہ تمام منازل یک لخت طے کر لیتا ہے کہ خداتعالیٰ پر اس کے دل کے قرار کی خاطر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے وصل کے آبِ زلال سے سرشار فرما کر جنتِ عالی مقام سے نوازے۔

دوم: اور پھر یہی وہ مطہر اور مقدس مہینہ ہے جس میں دنیا کی اکمل ترین آخری کتاب قرآن کریم کا نزول ہوا اور رہتی دنیا تک کے لئے شریعت کا ہر باب مکمل کر دیا گیا۔ ہاں! یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس میں اسلام کو کل انسانیت کے لئے واحد راہِ نجات کے طور پر پسند فرمایا گیا خود خدائے عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:-

"شَھْرُ رَمَضَانَ
الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ
الْقُرْاٰنُ ھُدًی
لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ
الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج"

(البقرہ: ۱۸۶)

یعنی انسان کی مکمل ہدایت کا سامان اسی ماہ میں مہیا کرنے کے لئے قرآن مجید جیسی عظیم ترین کتاب نازل کی گئی جو کُل عالم کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اور ہدایت کی طرف راہنمائی کرنے والے بینات اور حق و باطل میں فرق کرنے والے دلائل سے معمور ہے اور اس نعمتِ غیر مترقبہ کے عوض میں انسانوں سے فقط یہ تقاضا کیا گیا کہ:-

"فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ
الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ"

(البقرہ: ۱۸۶)

یعنی تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اس پر واجب ہے کہ وہ روزے رکھے۔

چنانچہ ہر سال اس عظیم القدر صحیفۂ خداوندی کی یادگار نزول منانے کے لئے اسلام کے نام لیوا خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ سے متعلق ہوں روزے رکھتے اور نمازیں قائم کرتے نظر آتے ہیں۔ حفاظ کرام ماہِ رمضان میں پورا قرآن کریم سنا کر صحیح معنوں میں اس عظیم نعمت خداوندی کا شکرانہ ادا کرتے ہیں۔ پس وہ مبارک مہینہ کیوں نہ باعثِ رحمت و برکت ہو کہ جس میں انسان کو قرآن مجید کی صورت میں کوثر عطا کر دی گئی۔ جو شیریں ثمرات کے حصول کے لئے کامل ترین راہِ نجات پیش کرتی اور انسان کی اخروی زندگی کی بہتری کے لئے اس کی صحیح راہنمائی کرتی ہے

پس ماہِ رمضان کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس میں خدائے رحمٰن کی آخری کتاب نوعِ انسانی کی اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے نازل فرمادی گئی۔

سوم: پھر یہی وہ واحد ماہِ منور ہے جس میں اشرف المخلوقات کو ہر قسم کے شر اور گناہ سے محفوظ کرنے کے لئے ابلیس لعین کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔

اگرچہ خداتعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اسے عقلِ سلیم سے نوازا اور ذہنِ رسا سے سرفراز فرمایا اور صاف صاف الفاظ میں فرمادیا کہ

"فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا
وَتَقْوٰھَا"

یعنی ہم نے انسانوں کو شر اور تقویٰ دونوں (راہوں) سے خبردار کر دیا ہے

مگر یہ بھی انسانوں پر خداتعالیٰ کا عظیم تر احسان ہے کہ انہیں عقل و علم سے نوازنے اور نیکی و برائی کا ہر رستہ دکھانے کے باوصف عباداتِ الٰہیہ کے لئے ایک ایسا مہینہ بھی عطا کرتا ہے کہ جس میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق:-

"فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ
وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ"

(بخاری صفحہ ۲۵۵)

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر کے جکڑ دیئے جاتے ہیں یعنی اس مبارک مہینہ میں خیر و برکت کا ایک نیا دور شروع ہو جاتا ہے۔ ہر طرف نیکیاں ہی نیکیاں ہوتی ہیں۔ جنہیں کوئی انسان کوشش کرکے جھولی بھر سکتا ہے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ فی الحقیقت ہر سال ماہ رمضان میں شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں لہو و لعب اور شور و شغف کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ جھوٹ جیسی بھاری برائیوں کی جڑ کا قلع قمع ہو جاتا ہے لہو و نمائش اپنی موت آپ مر جاتے ہیں۔ سینما بینی جیسی مخرب الاخلاق عادت پر پابندی لگ جاتی ہے اور اگر پابندی نہ بھی ہو تو ایک روزہ دار اس طرف دھیان نہیں دیتا

نام و نمود اور نمائش کے خاتمہ سے ایک مرد مسلم میں سادگی کی روح پیدا ہوتی ہے کھانے کی سادگی۔ سالن کی سادگی اور لباس کی سادگی اس مہینہ میں بخوبی اختیار کی جا سکتی ہیں اور ایک احمدی مسلمان کیلئے تو یہ کام بہت ہی ضروری اور ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ حضرت فضل عمرؓ کے ارشاد مبارک کے مطابق:-

"ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر سکے"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء)

الغرض ایک انسان چاہے تو اس ایک ماہ میں اپنی اخروی زندگی کیلئے بہت سا سامان اکٹھا کر سکتا ہے مگر اس مقصد عظیم کے حصول کیلئے اسے ہر قسم کی غلطیوں سے مجتنب ہونا چاہیئے۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:-

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ"

(بخاری صفحہ ۲۵۵)

یعنی جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے اور برے کام کرنے نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کیا پرواہ ہے یعنی اس کا روزہ بیکار اور نامقبول ہے۔

یہی دلنشیں پیرائے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"روزے وہ دکھ جو قرآن نے بتلائے ہیں...... قرآن کریم تم سے بھوکا رہنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون یعنی روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا قطعاً منظور نہیں۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۳۹)

پس روزہ رکھنے کیلئے نیت بھی درست ہونی چاہیئے۔ ورنہ صرف بھوکے پیاسے رہنے سے روزہ کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ اصل مقصد کے حصول کیلئے لازم ہے کہ انسان کی نیت اور عمل باہم ہم آہنگ ہوں اور صرف نیت درست ہونے اور عمل مطابق نہ ہونے سے بھی مقصد معدوم فوت ہو جاتا ہے کیونکہ عمل اور نیت کسی نتیجہ تک پہنچنے کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔

اگرچہ فطرت انسانی کی یہ بھی ایک کمزوری ہے کہ ایک انسان ہر وقت نمائش سے خوش ہو کر اور اپنی نیکیوں کی تعریف سن کر اور زیادہ سرگرمی سے اعمال صالحہ کو بجا لاتا ہے مگر اس کے یہ اعمال صالحہ آلودۂ ریا ہونے کے سبب اس کے کسی کام نہیں آسکتے ان اعمال صالحہ میں خلوص کی بجائے ظلمت ہی نمائش پائی جاتی ہے اور وہ انسان اس نیت سے ان اعمال کو بجا لاتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور اپنے ساتھیوں اور دوستوں میں شہرت و مقبولیت حاصل ہو گویہ تمنائے تعریف تمام عبادات کے مقصد۔ نتائج اور اثرات کو زائل کر دیتی ہے۔

پس کسی شخص کا ایسا روزہ جو دکھاوے کی نیت سے ہو نامقبول ہے اور وہ روزہ کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے

"انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے ضائع کرنے کے واسطے ریاکاری ہے...... جس میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاک و مصفّا شیریں دودھ میں گند ڈال دے۔ سب سے بڑی آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملونی ساتھ ہوتی ہے تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے"

(البلاغ المبین)

چہارم: خدائے لم یزل و لایزال کی رحمت و شفقت بے پایاں اس رنگ میں بھی ایک مرد مومن پر سایہ فگن نظر آتی ہے کہ جہاں انوار الٰہیہ کو جذب کرنے کیلئے اس نے انسان پر یہ فرض قرار دیا ہے کہ روزہ ماہ رمضان میں روزے رکھے اور ان روزوں کی ادائیگی کی طرف راغب ہو وہیں اس کی آسانی کیلئے یہ بھی فرما دیا کہ:-

"فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر"

(البقرہ: ۱۸۵)

یعنی تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں یہ تعداد پوری کرنا ہوگی۔

اور پھر آسانی کیلئے یہاں تک اجازت مرحمت فرمائی کہ اگر کوئی انسان روزہ رکھنے کے بالکل ہی قابل نہ ہو تو وہ بیشک روزہ نہ رکھے۔ مگر ایسے شخص کیلئے بھی ثواب دارین کے حصول کا ایک ذریعہ تجویز فرما دیا کہ:-

"وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین"

یعنی ان لوگوں پر جو اس (روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے۔

پس کس قدر احسن اور کامل تعلیم ہے۔ دین فطرت کی کہ جہاں ایک مسلمان پر روزہ فرض کیا گیا وہیں معذوری کی حالت میں اسے روزہ رکھنے سے منع بھی فرما دیا گیا اور بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانے کو واجب قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی یہ اجازت بھی دے دی کہ اگر اس میں استطاعت ہو تو ایسا کرے اور اس سارے عمل کے نتیجہ میں اس کیلئے حسنۃ فی الدنیا و الآخرۃ کا وعدہ بھی فرمایا کہ فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ یعنی جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کیلئے بہتر ہوگا پھر انسان کی آسانی ایمانی غرض سے کہ نہیں وہ ان انعامات اور برکات سے محروم تو رہ جاتا ہے جو اس مبارک مہینہ کا خاصہ ہیں اسے یہاں تک ڈھیل دے دی کہ وہ رمضان کے بعد جب تندرست ہو جاتا ہے تو اپنے روزے پورے کرلے چنانچہ ارشاد باری ہے:-

"فمن کان مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ"

(البقرہ: ۱۸۶)

یعنی جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں یہ تعداد (پوری کرنا) واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تاتم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد پوری کرلو

اور ایک اور حدیث نبوی کے مطابق تو روزہ افطار کروانے والے کیلئے بھی روزہ رکھنے والے کے برابر اجر کا وعدہ فرمایا گیا ہے اس صورت میں کہ روزہ رکھنے والے کے اجر میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے گویا کہ روزہ افطار کروانے والا ایک شخص ان انعامات اور انوار الٰہیہ کا وارث بن جاتا ہے جو روزہ دار کیلئے مخصوص ہیں اور اس طرح نوع انسان میں ایک روحانی تعلق پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ماہ رمضان میں انسان کے اندر قربانی اور اخلاص کا مادہ پروان چڑھتا ہے اور ایک امیر شخص جب روزہ رکھتا اور بھوک اور پیاس کی شدت سے واقف ہوتا ہے تو اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے دوسرے غریب بھائی کس طرح گذر بسر کرتے ہیں اور اس طرح اس کے دل میں اپنے غریب مسلمان بھائیوں کے لئے قربانی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور قربانی اور اخلاص ہی وہ دو چیزیں ہیں جنہیں کسی مذہب کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے اور یہی عبادت کا اصل مقصد ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے یا کسی بھی اور عبادت الٰہی سے انسان کو تکلیف دینا مقصود نہیں ہے بلکہ قربانی کی روح کا پیدا کرنا مقصود ہے تاکہ صحیح اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی جا سکے اور انسان اپنے خدا کی رضا بھی حاصل کر سکے

پس روزہ رکھنے سے یہ ہرگز مطلوب نہیں ہے کہ کوئی آدمی بھوکا پیاسا پڑا رہے بلکہ اس آدمی کے دل میں اپنے دوسرے بھائیوں اور خدا کی خاطر جذبۂ قربانی پیدا کرنا مطلوب ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام عبادات میں میانہ روی کی تلقین کرتا ہے کیونکہ اسلام دین فطرت ہونے کے سبب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوعِ انسانی کو کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رہبانیت کی کلّی ممانعت کی ہے کیونکہ اس سے انسان مشکلات میں پڑ جاتا ہے۔ حدیث نبوی ہے:-

كَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ
مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

(بخاری شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عبادت وہ ہے جس پر عبادت گزار دوام اختیار کرے۔

چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے جب ہر روز روزہ رکھنے کے ارادہ کا اظہار کیا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سختی سے منع فرما دیا کیونکہ اسلام ہر عبادت میں انسان کی آسانی کو مدنظر رکھتا ہے۔

پنجم:- ماہِ رمضان کی پانچویں اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسی ماہِ مبارک میں "لیلۃ القدر" جیسی عظیم القدر رات آتی ہے جس کی بلند پایہ شان کی بابت خود خدائے کریم کا ارشاد ہے:-

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ
اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر:۴)

اور پھر اس رات کا طرۂ امتیاز و افتخار یہ ہے کہ اس بزرگ و انوار شب میں ہر قسم کے فرشتے اور روح الکامل روح اپنے ربّ کے حکم سے تمام (دینی و دنیاوی) انوار لے کر اُترتے ہیں اور اس رات میں انوارِ خداوندی کی شدتِ نزول کے بارہ میں قرآن مبین کا ارشاد ہے:-

سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ
الْفَجْرِ ۝ (القدر:۶)

یعنی (فرشتوں کے اُترنے کے بعد تو) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے (اور یہ حال) صبح کے طلوع ہونے تک (رہتا) ہے۔

پس ماہِ رمضان بہت سی برکات اور انعامات کو اپنے جلو میں لئے ہر سال مسلمانوں میں اخلاقِ حسنہ اور اعمالِ صالحہ پیدا کرنے کے دروازے کھولتا ہے۔ چونکہ آجکل رمضان کے مبارک دن ہیں اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ اس ماہِ مبارک کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان انعامات میں حصہ دار بنیں جو نیکوکاروں اور صالحین کے لئے مخصوص ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس ماہِ صیام میں انوارِ الٰہیہ کو جذب کرتے ہوئے با اخلاق اور باخدا انسان بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

سویڈش اخبار میں شائع ہونے والی خبر (بقیہ صفحہ ۲)

کہلاتے ہیں۔ آپ ۱۹۶۵ء میں جماعت کے خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ آپ بانی سلسلۂ احمدیہ کے بعد ان کے تیسرے جانشین اور تیسرے سربراہِ جماعت ہیں۔"

(سویڈش روزنامہ "آربیتت" گوٹن برگ بابت ۲ راگست ۱۹۷۸ء)

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۷ء

۱- مسٹر علی صاحب آفتہ لاہور		۱۰ــ۰۰
۲- مرزا عبدالرشید صاحب	ربوہ	۱۰ــ۰۰
۳- منصور احمد صاحب سولنگی	"	۲۰ــ۰۰
۴- اہلیہ نذیر احمد صاحب سولنگی	"	۱۰ــ۰۰
۵- طاہرہ ماجد صاحبہ	لاہور چھاؤنی	۸۰ــ۰۰
۶- سید ناصر علی صاحب	دادو سندھ	۱۰ــ۰۰
۷- میجر ایم۔ ایچ نوری صاحب	پشاور	۲۰ــ۰۰
۸- مبارکہ بیگم صاحبہ	پرانی انارکلی لاہور	۵۰ــ۰۰
۹- عبدالسلام احمد صاحب ڈسپنسر	ملتان	۲۰ــ۰۰
۱۰- شیخ محمد اسلم صاحب	دنیاپور	۲۵ــ۰۰
۱۱- بشیر احمد صاحب رندھاوا براستہ دل پور ضلع سیالکوٹ		۵۰ــ۰۰
۱۲- بیگم چوہدری رفیق احمد صاحب	کوٹ کرم بخش	۱۰ــ۰۰
۱۳- داؤد احمد صاحب	چونترہ	۲۰ــ۰۰
۱۴- شاہدہ بیگم میجر افضل صاحب	دولم کاہلوں	۲۱ــ۰۰
۱۵- فضل حق خان صاحب	گلشن اقبال کراچی	۲۰ــ۰۰
۱۶- مظفر احمد صاحب	نشتر روڈ "	۱۰ــ۰۰
۱۷- شیخ اشفاق احمد صاحب	دنیاپور	۲۰ــ۰۰
۱۸- ماڈرن موٹرز	کراچی	۵۰ــ۰۰
۱۹- ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	اوکاڑہ	۱۰ــ۰۰
۲۰- یاسین صدیقی صاحب	راولپنڈی	۱۰ــ۰۰
۲۱- امۃ الوحید صاحبہ	سید انوالی	۱۰ــ۰۰
۲۲- بیگم عنایت صاحبہ	ناظم آباد کراچی	۷۰ــ۰۰
۲۳- قدسیہ اعجاز صاحبہ	ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰ــ۰۰
۲۴- ڈاکٹر افتخار خان صاحب	راولپنڈی	۵۰ــ۰۰
۲۵- طارقہ ناصر صاحبہ	اسلام آباد	۱۰ــ۰۰
۲۶- لیفٹیننٹ ایم اے لطیف خان صاحب پاکستان آرمی	راولپنڈی	۱۰ــ۰۰
۲۷- چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم بذریعہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ دارالرحمت وسطی ربوہ		۵۰ــ۰۰
۲۸- ملک عبدالمجید صاحب جمیلہ آئرن سٹور ربوہ		۵۰ــ۰۰
۲۹- بیگم حمیدہ افضال بھٹی صاحبہ	کھاریاں چھاؤنی	۴۰ــ۰۰ ۳
۳۰- مبارک سنز بوہڑ گیٹ ملتان		۵۰ــ۰۰
۳۱- سردار احمد خان صاحب	اسلام آباد	۲۱۰ــ۰۰
۳۲- مسز ایم کے ملک صاحبہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰ــ۰۰
۳۳- عبداللطیف صاحب پراچہ	سرگودہا	۵۰ــ۰۰
۳۴- فضل حق صاحب سیٹھی	جہلم	۷۰ــ۰۰
۳۵- کیپٹن نثار احمد صاحب	کراچی	۵۰ــ۰۰
۳۶- مسز ڈاکٹر ارشد محمود صاحب	ملتان	۲۵۰ــ۰۰
۳۷- امۃ النصیر صاحبہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ		۱۰۰ــ۰۰
۳۸- بیگم اختر صدیقی صاحبہ	راج گڑھ لاہور	۳۵ــ۰۰
۳۹- بیگم گل صاحبہ بذریعہ چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی		۱۰۰ــ۰۰
۴۰- حضرت مولوی محمد الدین صاحب	ربوہ	۲۰ــ۰۰
۴۱- عائشہ بی بی صاحبہ	چندر کے منگولے	۲۰ــ۰۰
۴۲- حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ	ربوہ	۱۰ــ۰۰
۴۳- میاں خیر محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۰ــ۰۰
۴۴- مریم ہاشمی بنت میاں محمد صادق ہاشمی	"	۱۰ــ۰۰

۴۵- سید منظور حسین شاہ صاحب	جھنگ صدر	۱۰ــ۰۰
۴۶- ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب	"	۱۰ــ۰۰
۴۷- عبدالرحیم صاحب	فیصل آباد	۱۰ــ۰۰
۴۸- شیخ لطف اللہ صاحب مرحوم ابن شیخ محمد عبداللہ صاحب فیصل آباد		۲۰۰ــ۰۰
۴۹- حاجی حمید اللہ صاحب	"	۱۰۰ــ۰۰
۵۰- سلطانہ ممتاز صاحبہ	"	۵۰ــ۰۰
۵۱- رشیدہ بیگم صاحبہ	"	۵۰ــ۰۰
۵۲- عبدالسلام صاحب	"	۱۰ــ۰۰
۵۳- داؤد احمد صاحب		۵۰ــ۰۰
۵۴- ملک عبدالرب صاحب	ربوہ	۲۵ــ۰۰
۵۵- سکینہ عثمان صاحبہ	"	۴۰ــ۰۰
۵۶- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ		۱۲۲ــ۰۰
۵۷- " " "	نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۶۷ــ۰۰
۵۸- ایم۔ اے ہاشمی صاحب	اسلام آباد	۱۰۰ــ۰۰
۵۹- بشارت احمد خان صاحب	"	۱۰ــ۰۰
۶۰- سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	لیّہ	۲۵ــ۰۰
۶۱- " " "	سیالکوٹ چھاؤنی	۷۵ــ۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ غانا کا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

دو ہزار سے زائد خدام اجتماع میں شامل ہوئے

ــ پریس، ریڈیو اور ٹی وی کے پروگراموں میں اجتماع کی کارروائی کو پیش کیا گیا

غانا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وا کے مقام پر اپر ریجن کی مجالس خدام الاحمدیہ غانا کا دو روزہ سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا ہے اس میں غانا کی تمام مجالس سے دو ہزار سے زائد خدام شریک ہوئے، اس موقع پر وا کے ابتدائی احمدی معلم الحاج صالح صاحب کی خدمات کو بہت سراہا گیا۔ اس ریجن کے پرنسپل سیکرٹری نے جماعت احمدیہ کی سماجی، اخلاقی اور تعلیمی خدمات کی بہت تعریف کی۔

خدام نے دینی اور علمی مقابلوں کے علاوہ کھیلوں میں بھی حصہ لیا۔ چنانچہ والی بال، فٹ بال، ٹیبل ٹینس اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔

غانا کے پریس، ریڈیو اور ٹی وی کے پروگراموں میں ہمارے اس دو روزہ اجتماع کی کارروائی کو پیش کیا جاتا رہا، الحمد للہ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدّت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے، ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو۔ یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

(کشتئ نوح صفحہ ۶۷)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالیہ کی رُو سے وقت کی اہمیت پہچاننا ہر مومن کا فرض ہے۔ امراء کرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریانِ مال بھی چندہ جات کی بروقت وصولی اور ترسیل کی نگرانی فرما کر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے حساب انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک زمانہ کی ہر گھڑی کی اہمیت و عظمت کو کماحقہٗ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے دادا جان محمد دین صاحب بٹ کے بازو میں سوجن ہے اور اس کے ساتھ جگر بھی خراب ہے جس کی وجہ سے پاؤں اور منہ پر ورم ہے۔

(نجیب احمد بٹ۔ کنڈیارو ضلع نواب شاہ)

۲۔ مکرم مستری محمد یوسف صاحب آف مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کے دو لڑکے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

۳۔ مکرم عبدالغنی صاحب ٹیلر ماسٹر چنیوٹ پیشاب میں رکاوٹ کی وجہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ (ڈاکٹر نصیر احمد تنویر ساجد ہسپتال ربوہ)

۴۔ مکرم چوہدری محمد بشیر صاحب (ریٹائرڈ) پوسٹ ماسٹر فیصل آباد کو ضعفِ دل کی تکلیف ہے۔ (میاں غلام احمد سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد)

۵۔ میرے والد سید مسعود احمد صاحب بخاری کو ۱۶ر اگست کو اچانک دل کا دورہ پڑا تھا وہ میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال میں داخل ہیں۔

(رضوانہ مسعود A-۱۲ کوہ نور نگر فیصل آباد)

۶۔ میرے لڑکے عزیزم محمود احمد ناصر ایم۔ اے عال مقیم نائیجیریا کی اہلیہ صاحبہ لو بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزوری زیادہ ہے۔ (شوکت حسین شاد قادیانی مولوی فاضل)

۷۔ خاکسار کی اہلیہ کئی ماہ سے جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ (قریشی مختار محمود۔ وکالتِ مال۔ ربوہ)

احباب ان سب کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی امریکہ میں وفات

اور

بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین

اوہایو (امریکہ) کے مخلص احمدی مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب مورخہ ۲۶ر جولائی ۱۹۷۸ء کو قضاءِ الٰہی سے وفات پا گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اور قادیان کے قدیم باشندے بھی تھے اس لئے ان کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ بہشتی مقبرہ قادیان لایا جائے۔ چنانچہ وہاں سے ضروری انتظامات کرنے کے بعد مرحوم کے بیٹے مکرم سید حمید الرحمٰن صاحب اپنے والد بزرگوار کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز ۱ر جولائی کو لے کر پہلے امرتسر اور اس کے بعد بذریعہ کار قادیان پہنچے۔ وصیت کی ضروری کارروائی کی تکمیل کے بعد ۳ر اگست کو تدفین عمل میں آئی۔ اس سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے احاطہ لنگر خانہ قادیان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں درویشان قادیان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد تابوت کو باری باری کندھا دیتے ہوئے بہشتی مقبرہ لے جایا گیا جہاں قطعہ نمبر ۲ میں سپردِ خاک کر دیا۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم خود بھی اور آپ کے والد ماجد حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحب بریلوی بھی اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ اپنے وطن سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے سید عبد الرحمٰن صاحب مرحوم ملکی تقسیم سے بہت عرصہ قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر امریکہ تشریف لے گئے تھے اور اس وقت سے اب تک اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اُسی جگہ مقیم رہے۔ اس طرح آپ امریکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واحد صحابی تھے جو اب خدا کو پیارے ہو جانے کے بعد بالآخر بہشتی مقبرہ قادیان میں اپنی ابدی آرام گاہ میں آسودہ خواب ہونے کی سعادت پا گئے۔

مرحوم بہت مخلص احمدی اور جماعتی امور میں ہر طرح تعاون کرنے والے تھے۔ مرحوم کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی کہ آپ کے چاروں بہنوئی سلسلہ کے نامور خدام ہو گزرے ہیں یعنی (۱) حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر اوّل مجاہد مغربی افریقہ (۲) حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب سابق مجاہد انگلستان و ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان و ناظر ضیافت (۳) حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب صحابی درویش قادیان (۴) مکرم محمد یحییٰ خاں صاحب مرحوم پرسنل سیکرٹری حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ دے اور آپ کے جملہ پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور انہیں مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے اور سلسلہ کی بڑھ چڑھ کر خدمات بجا لانے کی سعادت بخشے۔ آمین

(خیرپور خاص سندھ)

لاہور کے قریب ہائشی پلاٹ

بالمقابل کوٹ عبد المالک پانچ مرلہ، دس مرلہ، ایک کنال، دو کنال۔

ملنے کا پتہ:- طاہر نسیم معرفت میاں محمد شفیع ایس۔ ڈی۔ او۔ گرین ہاؤس شاہ کمال اچھرہ۔ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۳۵۱۸۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴